مخاطبین دعوت' آپؐ اور رفقاے دعوت کے چار ابواب قائم کیے ہیں اور ہر ایک کے ذیل میں پانچ سے دس تک عنوانات قائم کر کے قرآنی آیات کا انتخاب اور اس کی روشنی میں سیرت کا مطالعہ پیش کیا ہے۔ اس مطالعے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ آج کے دور میں جو لوگ قافلۂ تحریک اسلامی میں شامل ہیں' ان کے لیے یہ اسوۂ رسولؐ کیا رہنمائی پیش کرتا ہے۔

اس کتاب کے مطالعے کے دوران رسولؐ اللہ ایک داعی کی حیثیت سے چلتے پھرتے' صحابہؓ کے ساتھ معاملات کرتے' مخالفوں کا مقابلہ کرتے غرض ایک بھرپور زندگی گزارتے نظر آتے ہیں۔ صرف ایک باب آپؐ اور رفقاے دعوت کے درج ذیل عنوانات سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اپنے رفقا کے ساتھ آپؐ کے تعلق کو کس انداز سے بیان کیا گیا ہے: رؤف رحیم' قدروقیمت کا احساس اور ربط' تعلیم اور تزکیہ' نگرانی اور احتساب' استعداد اور صلاحیت کے مطابق معاملہ' نرم دلی اور نرم خوئی' عفوودرگزر' مشاورت اور تواضع۔

ہر کارکن کے لیے بالعموم اور جو لوگ ذمہ داری یا قیادت کے منصب پر فائز ہیں' ان کے لیے بالخصوص عمل کی واضح شاہراہ سامنے آتی ہے بلکہ اپنے آپ کو جانچنے کا ایک پیمانہ ہاتھ آجاتا ہے کہ وہ اپنا جائزہ لے کہ وہ کہاں تک وہ صفات رکھتا ہے جو داعیانہ منصب کا تقاضا ہیں' جن کا نمونہ رسول اللہ نے پیش کیا ہے اور جن کی تعلیم قرآن نے دی ہے۔

یہ کتاب پہلے بھی شائع ہو چکی ہے۔ اب اسے منشورات نے اپنے اعلیٰ معیار پر شائع کیا ہے۔

تبصرہ نگار کی رائے میں اسے ہر ذمہ دار اور ہر کارکن کو ضرور پڑھنا چاہیے بلکہ اسٹڈی سرکل میں اس کا اجتماعی مطالعہ کیا جانا چاہیے۔ (مسلم سجاد)

شیئرز بازار میں سرمایہ کاری' ڈاکٹر عبدالعظیم اصلاحی۔ ناشر: ادارہ تحقیق و تصنیف اسلامی' پان والی کوٹھی' دودھ پور' علی گڑھ۔ صفحات: ۱۵۵۔ قیمت' مجلد: ۵۰ روپے' کاغذی جلد: ۳۵ روپے۔

شیئرز مارکیٹ' دور حاضر کی معاشی زندگی میں بیرومیٹر کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے اتار چڑھاو اور انڈکس سے کسی ملک کے معاشی استحکام یا عدم استحکام کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ افراد ہی نہیں' حکومتیں اور غیر ملکی سرمایہ کار بھی شیئرز مارکیٹ میں سرمایہ کاری کرتے ہیں۔ بین الاقوامی قوتیں جب کسی ملک کو عدم استحکام کا شکار کرنا چاہتی ہیں تو وہ شاک ایکسچینج کو بھی ذریعہ بناتی ہیں۔ غرضیکہ شیئرز مارکیٹ آج کی مارکیٹ اکانومی میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے' لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ دنیا بھر میں تو روزانہ اخبارات اس کے لیے صفحات کے صفحات مختص کرتے ہیں لیکن ہمارے اردو اخبارات اس موضوع سے تقریباً خالی ہوتے